کلام حضرت بلھے شاہ

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابوالبرکات اکیڈمی
گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلام حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابوالبرکات اکیڈمی

گنج بخش روڈ۔ لاہور

بفیضانِ نظر

مدوۃ السالکین زبدۃ العارفین، سید المفسرین، سند المحدثین
شیخ المشائخ امام اہل سنت استاذ العلماً مفتیٔ اعظم پاکستان

حضرت مولانا علامہ الحاج **سید ابو البرکات سید احمد شاہ صاحب**
رضوی مشہدی قادری اشرفی فضلِ رحمانی قدس سرہ الرّبانی
امیر مرکزی دار العلوم حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور

کلام حضرت بُلھے شاہؒ

باہتمام صاحبزادہ: سید مصطفیٰ اشرف رضوی

صفحات ـــــــ ۱۱۲

قیمت ـــــــ

مطبع ـــــــ

نصرت پریس
68193
بیرون بھاٹی گیٹ لاہور۔ فون نمبر

ناشر

علامہ ابو البرکات اکیڈمی گنج بخش روڈ، لاہور

حضرت بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بلھے شاہ قدوۃ کاملاں تھے۔

والد ماجد آپ کے والد ماجد سید سخی درویش محمد اُچ میں رہتے تھے۔ اُچ سے سکونت ترک کر کے ملکوال میں تشریف لائے پھر ملکوال سے پانڈو میں جاکر اقامت گزیں ہوئے۔

نام: آپ کا نام عبد اللہ شاہ ہے

کنیت: آپ کی کنیت بلھے شاہ ہے اور آپ کنیت سے مشہور ہیں۔

تعلیم و تربیت آپ کے والد ماجد اپنے زمانے کے ایک عالم تھے۔ عربی و فارسی میں ان کو دستگاہ حاصل تھی۔ چنانچہ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت آپ کے والد کی نگرانی میں ہوئی۔ پھر قصور پہنچ کر حافظ غلام مرتضیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے مزید تعلیم حاصل کی۔ تحصیل علوم ظاہری سے جلد فارغ ہوئے۔

تلاشِ حق تحصیل علوم ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو علوم باطنی حاصل کرنے کا شوق ہوا۔ تحصیل علوم باطنی بغیر مرشد کامل کے ممکن نہیں آپ اسی تگ و دو میں رہتے تھے۔

جدِّ امجد کی زیارت ایک دن ایک درخت کے نیچے بیٹھے بیٹھے آپ کو نیند آگئی۔ خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ سید عبد الحکیم

جو پانچویں پشت کے آپ کے جدامجد ہیں ایک تخت پہ بیٹھے ہوئے ہوا میں اُڑ رہے ہیں ان کا تخت نیچے اترا۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر آپ سے دریافت فرمایا کہ "تم کون ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ" میں سیّد ہوں" انھوں نے آپ کا حسب نسب دریافت فرمایا۔ آپ نے اپنا اور اپنے والد کا نام ان کو بتایا۔

انہوں نے آپ سے کہا کہ "ہمیں پیاس لگی ہے" آپنے ان کو دودھ پیش کیا۔ انہوں نے وہ دودھ سے بھرا پیالا لے کر تھوڑا خود نوش فرمایا اور باقی آپ کو دیا۔

آپنے باقی دودھ پی لیا۔ دودھ پیتے ہی آپ از خود رفتہ ہو گئے آپ کا سینہ روشن ہو گیا۔

رخصت ہوتے وقت حضرت سیّد عبدالحکیم نے آپ سے فرمایا کہ:

"ہمارے پاس تمھاری امانت تھی جو آج ہم نے تمھارے سپرد کر دی آج سے تم کو دس روپیہ روز ملا کریں گے۔ اب یہ ضروری ہے کہ تم مرشد کامل کی تلاش کرو تاکہ اس کی وساطت سے تم جلد ہی معرفت اور سلوک کے مقامات طے کر سکو۔"

والد کا مشورہ

گھر آکر اپنا خواب اپنے والد سے بیان کیا۔ آپ کے والد نے آپ سے کہا کہ انہی بزرگ سے کہنا چاہئے تھا کہ وہ بیعت کر لیں آپنے اپنے والد سے دریافت کیا کہ ان کو کہاں تلاش کیا جائے آپ کے والد نے مراقبہ کر کے آپ کو بتایا کہ وہ بزرگ موضع ساندہ میں رونق افروز ہیں۔

ساندہ کو روانگی

آپ اسی وقت ساندہ روانہ ہوئے ساندہ پہنچ کر حضرت سید عبدالحکیم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے اپنی خواہش کا اظہار کیا انہوں نے آپ سے فرمایا کہ "جو تمھاری امانت ہمارے پاس تھی ہم نے تم کو دے دی۔ تمھارا حصہ حضرت شاہ عنایت اللہ قادریؒ کے پاس ہے ان کے پاس جاؤ اور اپنا حصہ لو۔"

لاہور میں آمد آپ گھر واپس آئے اور اپنے والد کو سب حال سنایا اور حضرت عنایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اجازت چاہی۔ آپ کے والد نے بخوشی آپ کو اجازت دی۔ کچھ روپے اور دستار آپ کو دی۔ حضرت عنایت اللہ قادری کی خدمت میں پیش کریں۔

لاہور پہنچ کر آپ حضرت عنایت اللہ قادری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت سے مشرف ہونے کی خواہش ظاہر کی۔

شرط حضرت عنایت اللہ قادریؒ نے آپ سے فرمایا کہ اس شرط پر بیعت کریں گے کہ پہلے وہ پانچ سو روپے نقد، پانچ سو روپے کا ایک گھوڑا۔ پانچسو روپے کے طلائی کنگنوں کی ایک جوڑی اور پانچسو روپے کی ایک پوشاک لے کر آئیں۔

غیبی امداد یہ شرط سن کر آپ کی امیدوں پر پانی پڑ گیا۔ آپ نے سوچا کہ شرط کا پورا کرنا ان کے بس کی بات نہیں ناامید ہو کر دریا کی راہ لی۔ راوی کے کنارے بیٹھے ہوئے اسی سوچ بچار میں تھے۔ آخر کار عالم ناامیدی میں دریا میں ڈوب کر مر جانا طے کیا۔

ابھی آپ بیٹھے کیا ہی تھا کہ ایک شخص نقاب ڈالے گھوڑے پر سوار وہاں پہنچا اس سوار نے آپ سے کہا کہ "میاں صاحب! ایک کام کرو گے میں دریا میں نہانا چاہتا ہوں تمہیں تکلیف تو ہوگی جب تک نہاؤں تم میرا گھوڑا تھامو اور میرے سامان کی حفاظت کرو۔"

آپ نے ایسا کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اس شخص نے ایک تھیلی جس میں پانچسو روپے تھے۔ طلائی کنگنوں کی جوڑی، پوشاک اور گھوڑا آپ کے سپرد کیا اور خود دریا میں نہانے چلا گیا۔

آپ اس شخص کے انتظار میں بہت دیر وہاں بیٹھے رہے۔ جب وہ دریا سے باہر نہیں آیا تو آپ یہ سوچ کر کہ وہ شخص دریا میں ڈوب گیا۔ وہاں سے شہر روانہ ہوئے۔

شہر میں جب داخل ہوئے تو لوگ پوشاک اور گھوڑے کو دیکھ کر بے اختیار کہہ اٹھے

کہ یہ پوشاک اور گھوڑا تو حضرت شاہ عنایت اللہ کا ہے۔

بیعت و خلافت آپ خوشی خوشی وہ سارا سامان لے کر حضرت شاہ عنایت اللہ قادری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت شاہ عنایت اللہ آپ کو دیکھ کر مسکرائے۔ آپ کو بیعت سے مشرف فرمایا اور بعدہٗ خرقہ خلافت عطا کیا۔ کچھ عرصہ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہ کر اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہو کر چناب کے کنارے رہنے لگے اور عبادت و مجاہدہ میں مشغول ہوتے۔

قصور میں سکونت آپ نے پھر قصور میں سکونت اختیار کی۔ تعلیم و تلقین و تبلیغ میں مصروف ہوئے۔ رشد و ہدایت فرماتے اور لوگوں کو راہ حق دکھاتے۔

گوالیار میں آمد آپ کے پیر و مرشد آپ سے کسی بات پر خفا ہو گئے انہوں نے آپ کی ولایت سلب کر لی۔ آپ گوالیار پہنچے حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری کے مزار پر حاضر ہوئے اور روحانی فیوض حاصل کیے فن موسیقی میں کمال حاصل کیا کچھ دنوں کے بعد آپ کے پیر و مرشد آپ سے خوش ہو گئے اور ولایت آپ کو عطا کی۔

وفات آپ کا وصال ۱۱۷۱ھ میں ہوا مزار قصور میں واقع ہے۔

سیرت آپ کو سماع کا بہت شوق تھا فن موسیقی سے بخوبی واقف تھے آپ شاعر بھی تھے آپ کا تخلص بھی بلھے شاہ تھا اپنے پیر و مرشد سے والہانہ عشق تھا۔

کرامت آپ اپنے مویشیوں کو چرانے کے لیے جنگل میں لے جایا کرتے تھے ایک دن کا واقعہ ہے کہ آپ حسب دستور اپنے مویشیوں کو چرانے

جنگل لے گئے آپ ایک پیڑ کے نیچے بیٹھ گئے بیٹھے بیٹھے آپ کو نیند آ گئی۔ مویشی چرتے چرتے ایک کھیت میں چلے گئے اتنے میں کھیت کا مالک وہاں آ پہنچا۔ اس نے جب مویشیوں کو اپنے کھیت میں دیکھا تو بے چین ہو کر آپ کو تلاش کرنے لگا پیڑ کے پاس آ کر دیکھا کہ آپ محو خواب ہیں اور ایک ناگ سانپ اپنے پھن کا سایہ کیے ہوئے آپ کے پاس کھڑا ہے۔

کھیت کا مالک جیون خاں دیکھ کر کچھ متعجب بھی ہوا اور پریشان بھی وہ بھاگا ہوا آپ کے والد کے پاس آیا اور کہا کہ:

ان کے مویشیوں نے ان کا کھیت اجاڑ دیا ہے۔ ان کا لڑکا پیڑ کے نیچے مردہ پڑا ہے اور سانپ ان کے برابر میں کھڑا ہے۔

آپ کے والد کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ کچھ آدمیوں کو لے کر فوراً وہاں پہنچے سانپ غائب ہو گیا۔ آپ اٹھ بیٹھے آپ کے والد نے آپ سے کہا کہ لوگ شاکی ہیں کہ تمہارے مویشیوں نے کھیت اجاڑ دیا ہے۔

یہ سن کر آپ نے اپنے والد سے کہا کہ ایسا تو نہیں ہے۔ آپ خود دیکھ کر رائے قائم کیجئے کہ کھیت اجڑا ہے یا نہیں۔

واقعی کھیت پہلے سے زیادہ شاداب تھا۔ جیون خان نے وہ سارا کھیت آپ کے والد کو نذر کر دیا۔

ا۔ الف اللہ دِل رتّا میرا

ا۔ الف اللہ دل رتّا میرا
مینُوں ب دی خبر نہ کائی
ب پڑھیاں کجھُ سمجھُ نہ آوے
ا دی لذّت آئی
ع تے غ دا فرق نہ جاناں
ایہ گل ا سُجھائی
بُلھیا! قول ا دے پورے
جیہڑے دِل دی کرن صفائی

○

دوہڑہ

جیسی صورت ع دی، ویسی صُورت غ
اِک نُقطے دا فرق ہے: بُھلّی پھرے کونین

اب تو جاگ!

اب تو جاگ مُسافر پیارے
رین گئی، لٹکے سب تارے

آواگون سرائیں ڈیرے
ساتھ تیار مُسافِر تیرے
اجے نہ سُنیوں کُوچ نقارے
اب تو جاگ مسافر پیارے

کرلے آج کرنی دا وِیرا
مُڑ نہ ہوسی آوَن تیرا
ساتھی چلّو چل پُکارے
اب تو جاگ مسافر پیارے

موتی، چُونی، پارس، پاسے
پاس سمُندر، مرو پیاسے
کھول اکھّیں، اُٹھ بوہ بیکارے
اب تو جاگ مسافر پیارے

بلھا! شوہ دے پیریں پڑیے
غفلت چھوڑ کجھ حیلہ کریے
مرگ جتن بن کھیت اجاڑے
اب تو جاگ مسافر پیارے

○

اُٹھ جاگ!

اُٹھ جاگ گھُراڑے مار نہیں، ایہ سَون ترے درکار نہیں
کتھے ہے سلطان سکندر؟ موت نہ چھڈے پیر پیغمبر پیغمبر
سبھے چھڈ چھڈ گئے اڈمبر، کوئی ایتھے پائدار نہیں
جو کجھ کرسیں سو کجھ پاسیں، نہیں تے اوڑک پچھوں تائیں
سُونجی کُونج ونگوں کُرلاسیں، کھنباں باجھ اُڈار نہیں
بُلھا! شوہ بن کوئی ناہیں، ایتھے اوتھے دوہیں سرائیں
سنبھل سنبھل قدم ٹکائیں، پھیر آون دُوجی وار نہیں
اُٹھ جاگ گھُراڑے مار نہیں، ایہ سَون ترے درکار نہیں

آپے پائیاں کُنڈیاں

آپے پائیاں کنڈیاں تے آپے کھچنا ایں ڈور
ساڈے ول مُکھڑا موڑ
عرش کرسی تے بانگاں ملیاں، مکّے پے گیا شور
بُلھے شاہ! اساں مرنا ناہیں، مر جاوے کوئی ہور
ساڈے ول مُکھڑا موڑ

○

آئی رُت شگوفیاں والی، چڑیاں چُگن آئیاں
اکناں نوں جُرّیاں پھڑ کھاہدا، اکناں پھاہیاں لائیاں
اکناں آس مُڑن دی آہے، اِک سیخ کباب چڑھائیاں
بُلھے شاہ! کیہ وسّ اُنھاں جو مار تقدیر پھسائیاں

اپنا دسّ ٹکانا

اپنا دسّ ٹکانا، کِدھروں آیا، کدّھر جانا؟
جِس ٹھانے دا مان کریں توُں
اوہنے تیرے نال نہ جانا
ظُلم کریں تے لوک ستاویں
کسب پھڑیو لُٹ کھانا
کرلے چاوڑ چار دیہاڑے
اوڑک توں اُٹھ جانا
شہر خموشاں دے چل وسیے
جتھے مُلک سمانا
بھر بھر پُور لنگھاوے، ڈاہڈا
مَلکُ الموَت مُہانا
ایہناں سبھناں تھیں ہے بُلّھا
اَوگنہار پُرانا
اپنا دسّ ٹکانا؛ کِدھروں آیا، کِدّھر جانا

اپنے سنگ رلائیں

اپنے سنگ رلائیں پیارے اپنے سنگ رلائیں
راہ پواں تے دھاڑے بیلے، جنگل، رکھ بلائیں
بگھن چیتے، چیت مچیتے، بگھنے روکن راہیں
تیرے پار جگادھر چڑھیا، کنڈھے لکھ بلائیں
ہول دِلے توں تھر تھر کنبدا، بیڑا پار لنگھائیں
بُلھے شاہ نوں شوہ دا مُکھڑا گھونگٹ کھول دکھائیں
اپنے سنگ رلائیں پیارے! اپنے سنگ رلائیں

اپنے تن دی خبر نہیں، ساجن دی خبر لیاوے کَون
نہ ہُوں خاکی، نہ ہُوں آتش، نہ پانی، نہ پَون
بُلھیا! سائیں گھٹ گھٹ رلویاں، جیوں آٹے وِچ لون

اُٹھ چلے گوانڈھوں یار

اُٹھ چلے گوانڈھوں یار
رَبّا ہُن کیہ کریے!

اُٹھ چلے، ہُن رہندے ناہیں
ہویا ساتھ تیار
رَبّا ہُن کیہ کریے!

چار وطرف چَلَن دے چرچے
ھر سُو پئی پُکار
رَبّا ہُن کیہ کریے!

ڈھانڈ کلیجے بل بل اُٹھدی
بِن دیکھے دیدار
رَبّا ہن کیہ کریے!

بُلھا! شوہ پیارے باجھوں
رہے اُرار نہ پار
رَبّا ہن کیہ کریے!

اِک الف پڑھو

اِک اِلف پڑھو چُھٹکارا اے
اِک الفوں دو ترِن چار ہووے
پھر لکھّ ، کروڑ ، ہزار ہووے
پھر اوہنوں باجھ شمُار ہووے
ایس الف دا نکتہ نیارا اے
کیوں ہویائیں شکل جلاداں دی
کیوں پڑھنائیں گڈّ کِتاباں دی
سِر چانائیں پنڈ عذاباں دی
اَگّے پینڈا مُشکِل بھارا اے
بن حافِظ حِفظ قُران کریں
پڑھ پڑھ کے صاف زُبان کریں
پر نعمت وِچ دھیان کریں
من پھِردا جِیُوں ہلکارا اے
اِک الف پڑھو چھٹکارا اے

اِک ٹُونا

اِک ٹُونا اچنبا گاواں گی
میں رُٹھا یار مناواں گی

ایہ ٹُونا میں پڑھ پڑھ پھُوکاں
سُورج اگن جلاواں گی
اکھیّں کاجل کالے بادل
بھوؤاں سے آندھی لیاواں گی
ست سَمندر دِل دے اندر
دِل سے لہر اُٹھاواں گی
بجلی ہو کر چمک ڈراواں
بادل ہو گرجاواں گی
عِشق انگیٹھی ، ہرمل تارے
چاند سے کفن بناواں گی
لامکان کی پٹڑی اُوپر
بہ کر ناد بجاواں گی

لائے سوان میں شَوہ گل اپنے
تد میں نار کہاواں گی
اِک ٹُونا اچنبا گاواں گی
میں رُٹھڑا یار مناواں گی

○

اماں بابے دی بھلیائی!

اماں بابے دی بھلیائی، اوہ ہُن کم اساڈے آئی
اماں بابا چور دُھراں دے، پُتّر دی وڈیائی
دانے اُتوں گُت بگُتّی، گھر گھر پئی لڑائی
اساں قضیے تاہیں جالے جد کنک اُنھاں ٹرکائی
کھائے خیراتے پھاٹیے جُمّا، اُلٹی دستک لائی
اماں بابے دی بھلیائی، اوہ ہن کم اساڈے آئی

○

اِک نُقطے وِچ گل مُکدی اے

پڑھ نقطہ ، چھوڑ حِساباں نُوں
چھڈ دوزخ ، گور عذاباں نُوں
کر بند کُفر دیاں باباں نُوں
کر صاف دِلے دیاں خواباں نُوں
گل ایسے گھر وِچ ڈُھکدی اے
اِک نُقطے وِچ گل مُکدی اے

ایویں متھا زمیں گھسائی دا
پا لمّا محراب دِکھائی دا
پڑھ کلمہ لوک ہسائی دا
دِل اندر سمجھ نہ لائی دا
کدی سچّی بات وی لُکدی اے
اِک نُقطے وِچ گل مُکدی اے

اِک جنگل، بحریں جاندے نیں
اِک دانہ روز دا کھاندے نیں
بے سمجھ وجود تھکاندے نیں
گھر آون ہو کے ماندے نیں
چلیاں اندر جند سُکدی اے
اِک نقطے وِچ گل مُکدی اے

کئی حاجی بن بن آئے جی
گل نیلے جامے پائے جی
حج ویچ، ٹکے لے کھائے جی
پر ایہہ گل کیہنوں بھائے جی
کتے سچی گل وی رُکدی اے
اِک نقطے وِچ گل مُکدی اے

دوہڑہ

اُس کا مُکھ اِک جوت ہے، گھونگٹ ہے سنسار
گھونگٹ میں وہ چھُپ گیا، مُکھ پر آنچل ڈار

اُلٹے ہور زمانے آئے

اُلٹے ہور زمانے آئے، تاں مَیں بھیت سجّن دے پائے
کاں لگڑاں نُوں مارن لگّے، چِڑیاں جرّے ڈھائے
گھوڑے چُگن اُرُوڑیاں تے گدوں خوید پوائے

آپنیاں وچ اُلفت ناہیں، کیا چاچے، کیا تائے
پیو پُتراں اتفاق نہ کائی، دھیاں نال نہ مائے

سچیاں نوں پئے مِلدے دھکّے جھُوٹے کول بہائے
اگلے ہو کنگالے بیٹھے، پچھلیاں فرش وچھائے

بھُوریاں والے راجے کیتے، راجیاں بھیک منگائے
بُلّھیا! حُکم حضوروں آیا، تِس نُوں کون ہٹائے

اُلٹے ہور زمانے آئے، تاں مَیں بھیت سجّن دے پائے

آ مِل یارا سار لَے!

آ مِل یارا سار لَے، مِری جان دُکھاں نے گھیری!

اندر خواب وِچھوڑا ہویا، خبر نہ پیندی تیری
سُنجی بن وِچ لُٹی سائیاں، چور شنگ نے گھیری

مُلاں قاضی راہ بتاون، دِین دھرم دے پھیرے
ایہ تاں ٹھگ نیں جگ دے جھیور، لاون جال چوفیرے

کرم شرع دے دھرم بتاون، سنگل پاون پیری
ذات مذہب ایہ عشق نہ پُچھدا، عشق شرع دا ویری

ندیوں پار ایہ مُلک سجن دا، لہر لوبھ نے گھیری
ستگور بیڑی پھڑی کھلوتے، تیں کیوں لائیے دیری

بُلھے شاہ! شوہ تینوں مِلسی، دِل نوں دہ دلیری
پِریتم پاس! تے ٹولنا کِس نوں؟ بُھلیوں شِکر دوپہری

اب ہم اَیسے گُم ہُوئے

اَب ہم اَیسے گُم ہُوے پریم نگر کے شہر
اپنے آپ نُوں سودھ رہے ہیں، نہ سِر ہاتھ نہ پَیر
کھوئی خودی اپنا پد چینیا، تب ہوئی گل خیر
بُلھا، شَوہ ہے دوہیں جہانیں، کوئی نہ دِسدا غیر

ایک جرف سی حرفی

١۔ آندیاں توں مَیں صدقڑے ہاں، جِویں جاندیاں توں سِروارنی ہاں
مِٹھی پریت انوکھڑی لگ رہی گھڑی پل نہ یار وِسارنی ہاں
کیہے ہَڈ تکاڈرے پِتّے مَینُوں اُونسیاں پاوندی، کانگ اُڈارنی ہاں
بُلھا! شَوہ نے کملی مَیں ہوئی، سُتّی جاگدی یار پُکارنی ہاں

بُلھا! کیہ جاناں مَیں کون؟

بُلھا! کیہ جاناں میں کَون؟

نہ مَیں مومن وِچ مسیتاں
نہ مَیں وِچ کُفر دی رِیت آں
نہ مَیں پاکاں وِچ، پلیت آں
نہ مَیں مُوسےٰ ، نہ فرعَون

بُلھا! کیہ جاناں میں کَون؟

نہ مَیں وِچ پلیتی پاکی
نہ مَیں وِچ شادی، نہ غمناکی
نہ مَیں آبی ، نہ مَیں خاکی
نہ مَیں آتش ، نہ مَیں پَون

بُلھا! کیہ جاناں میں کون؟

نہ مَیں بھیت مذھب دا پایا
نہ مَیں آدم حوّا جایا

نہ کجھ اپنا نام دھرایا
نہ وچ بیٹھن، نہ وچ بھون
بُلھا! کیہ جاناں میں کون؟

اوّل آخر آپ نوں جاناں
نہ کوئی دُوجا ہور پچھاناں
میتھوں وَدھ نہ کوئی سیاناں
بُلھا! اوہ کھڑا ہے کون؟
بُلھا! کیہ جاناں میں کون؟

○

دوہڑہ

چل بُلھا! چل اوتھے چلیئے، جتھے سارے انھّے
نہ کوئی ساڈی ذات پچھانے، نہ کوئی سانوں منّے

○

بُلّھے نوں سمجھاون آئیاں

بُلّھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں؛

"من لے بُلّھیا! ساڈا کہنا، چھڈ دے پلّا رائیاں
آل نبیؐ اولادِ علیؓ نوں توں کیوں لیکاں لائیاں؟

"جیہڑا سانوں سیّد سدّے دوزخ ملن سزائیاں
جو کوئی سانوں رائیں آکھے بہشتی پینگاں پائیاں

رائیں، سائیں سبھنی تھائیں، رب دیاں بے پروائیاں؛
سوہنیاں پرے ہٹایاں تے کوجھیاں لے گل لائیاں

جے توں لوڑیں باغ بہاراں، چاکر ہو جا رائیاں
بُلّھے شاہ دی ذات کیہ پچھنیں؟ شاکر ہو رضائیاں

بھَینا! میں کتُدی کتُدی ہُٹی

بھَینا، میں کتّدی کتّدی ہُٹّی

پچھّی، پڑی پچھواڑے رہ گئی، ہتھ وِچ رہ گئی جُٹّی
اگّے چرخا، پِچھے پیڑھا، میرے ہتھّوں تند ترُٹّی
بھَوندا بھوندا اوَرا ڈِگّا چنب الجھی، تنڈ ٹُٹّی
بھلا ہویا میرا چرخا ٹُٹّا، میری جند عذابوں چھُٹّی
داج دہیج نوں اُس کیہ کرنا جس پریم کٹوری مُٹّھی
بُلّھا! شَوہ نے ناچ نچائے، دُھمّ پئی کرکُٹّی

بھَینا! میں کتّدی کتّدی ہُٹّی

دوہڑہ

بھٹھ نمازاں، چِکّڑ روزے، کلمے پھِر گئی سیاہی
بُلّھے شاہ! شوہ اندروں ملیا، بھُلّی پھِرے لوکائی

پانڈھیا ہو!

جب سُکھ دا سنیوہڑا لیاویں وے

پانڈھیا ہو!

مَیں ڈبڑی ہاں کُبڑی ہوئیاں
مرے دُکھڑے سب بتلاویں وے

پانڈھیا ہو!

"کُھلّی لِٹ گل، ہتھ پراندا"
ایہہ کہندیاں نہ شرماویں وے

پانڈھیا ہو!

یاراں لکھ کے کتابت بھیجی
کسے گوشے بہ سمجھاویں وے

پانڈھیا ہو!

بُلّھا! شوہ دیاں مُڑن مہاراں
کے پنیاں توں جب دھاویں وے

پانڈھیا ہو!

پانی بھر بھر گئیاں سبھے

پانی بھر بھر گئیاں سبھے، آپو اپنی وار
اِک بھرن آئیاں، اِک بھر چلیاں
اِک کھلیاں نیں بانہاں پسار

ہار حمیلاں پائیاں گل وچ، بانہیں چھنکے چوڑا
کنّیں ٹک ٹک جھمر بالے، سب اڈ مُڈ پورا
مُڑکے شوہ نے جھات نہ پائی، اینویں گیا سنگار
پانی بھر بھر گئیاں سبھے، آپو اپنی وار

ہتھیں مہندی، پیریں مہندی، سر تے دھڑی گندھائی
تیل پھلیل، پاناں دا بیڑہ، دندیں مسّی لائی
کوئی جو سدّ پیو نیں گھُتّی، وِسّریا گھر بار
پانی بھر بھر گئیاں سبھے، آپو اپنی وار

بلّھیا! شوہ دی پندھ پویں جے تاں توں راہ پچھانے
"پون ستاراں" پاسیوں منگیا، داپیا" ترے کانے،
کوئی، ڈوری، کملی ہوئی، جان دی بازی ہار
پانی بھر بھر گئیاں سبھے، آپو اپنی وار

پتیاں لکھاں مَیں شام نوں

پتیاں لکھاں مَیں شام نوں کی، مینوں پیا نظر نہ آوے
آنگن بنا ڈراونا، کت بدھ رَین وہاوے
پاندھے پنڈت جگت کے مَیں پوچھ رہی آں سارے
پوتھی بید، کیا دوس ہے جو اُلٹے بھاگ ہمارے
بھائیا دے جوتشیا! اِک سچی بات بھی کہیو!
جے مَیں ہینی بھاگ دی، تُم چُپ نہ رہیو!
بھج سکاں تے بھج جاواں، سب تج کے کراں فقیری
پر دُلڑی، تلڑی، چولڑی ہے گل وِچ پریم زنجیری
نیند گئی کت دیس نوں، اوہ بھی وَیرن میری
مت سُفنے میں آن مِلے، اوہ نیند در کیہڑی
رو رو جیوڑ ولاندیاں غم کرنی آن دُونا
نَینوں نیر بھی نہ چلن، کِسے کیتا ٹونا
ساجن تُمری پیت سے مجھ کو ہاتھ کیہ آیا
چھٹ سولاں سِر جھالیا پر تیرا پنتھ نہ پایا
پریم نگر چل وسیے، جتھے وسے کنت ہمارا
بُلھا! شوہ توں منگنی ہاں جے دسے نظارا

تانگھ ماہی دی جلی آں

تانگھ ماہی دی جلی آں

اَدھی رات لشکدے تارے، اِک لٹکے، اِک لٹکنہارے
مَیں اُٹھ آئی ندی کِنارے: پار لنگھن نوں کھلی آں
نَیں چِندن دے شور کنارے، گھُمّن گھیر تے ٹھاٹھاں مارے
ڈُب ڈُب موئے تارو بھارے، شور کراں تے جھلّی آں
نَیں چِندن دے ڈُونگھے پاہے تارو غوطے کھاندے آہے
ماہی مانڈھے پاسِدھائے، رہ گئی مَیں اِکلّی آں
مَیں مَن تارو سارکیہ جانا، ونجھ، چپّا نہ، تُلہ پُرانا
گھُمّن گھیر نہ ٹانگھ ٹکانا، رو رو چھاٹاں تلیاں
پار چھنھاؤں جنگل بیلے، اوتھے خونی شیر بگھیلے
جھب رب مینوں ماہی میلے، ایس فکر وِچ گلی آں
بُلھا! شوہ میرے گھر آوے، ہار سنگار مرے مَن بھاوے
مُنہ مکٹ، متھے تلک لگاوے: جے دیکھے تاں بھلی آں
تانگھ ماہی دی جلی آں

توہیوں ہَیں، ہَیں ناہِیں

تُوہیوں ہَیں ، ہَیں ناہیں، سجنا!
تُوہیوں ہیں ، ہیں ناہیں !
کھولے دے پرچھاویں وانگوں گھُوم رہیا من ناہیں
جے بولاں تُوں نالے بولیں، چُپ رھواں من ناہیں
جے سَونواں توُں نالے سَونویں، جے تُراں توُں راہیں
بُلھیا! شَوہ گھر آیا میرے، جِندڑی گھول گھُما ہیں
تُوہیوں ہَیں ، ہَیں ناہیں، سجنا!
تُوہیوں ہَیں ، ہیں ناہیں !

○

دوہڑہ

اُس کا مُکھ اِک جوت ہے گھونگٹ ہے سَنسار
گھُونگٹ میں وہ چھُپ گیا، مُکھ پہ آنچل ڈار

تیرے عشق نچائیاں

تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیا تھیا!

تیرے عشق نے ڈیرا میرے اندر کیتا
بھر کے زہر پیالہ میں تاں آپے پیتا
جھب دے بوہڑیں وے طبیبا نہیں تے میں مر گئیا

تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیا تھیا!

چھپ گیا وے سورج، باہر رہ گئی آ لالی
وے میں صدقے ہوواں، دیویں مڑ جے دکھالی
پیرا! میں بھل گئیاں، تیرے نال نہ گئیا

تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیا تھیا!

ایس عشقے دے کولوں مینوں ہٹک نہ مائے
لاہو جاندڑے بیڑے کیہڑا موڑ لیائے
میری عقل جو بھلی نال مہانیاں دے گئیا

تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیا تھیا!

ایس عشقے دی جھنگی وِچ مور بولیندا
سانوں قِبلہ تے کعبہ سوہنا یار دسیندا
سانوں گھائل کر کے پھیر خبر نہ لئیّا
تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیّا تھیّا!
بُلھا! شوہ نے آندا مینوں عنایت دے بُوہے   نائُت
جس نے مینوں پوائے چولے ساوے تے سُوہے
جاں مَیں ماری ہے اڈی مِل پیا ہے وہیّا
تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیّا تھیّا!

دوہڑہ

اِٹ کھڑکے، دُکڑ وجے، تتّا ہووے چُلّھا
آن فقیر تے کھا کھا جاوَن، راضی ہووے بُلّھا

جس تن لگیا عشق کمال

جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُرتے بے تال

درد منّد نوں کوئی نہ چھیڑے
جس نے آپے دُکھ سہیڑے
جمنا جیونا مول اُکھیڑے
بُوجھے اپنا آپ خیال

جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُرتے بے تال

جس نے ویس عشق دا کیتا
دُھر درباروں فتوے لیتا
جدوں حضوروں پیالہ پیتا
کُجھ نہ رہیا جواب سوال

جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُرتے بے تال

جس دے اندر وسیا یار
اُٹھیا یار و یار پکار
نہ اوہ چاہے راگ نہ تار
اینویں بیٹھا کھیڈے حال
جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُر تے بے تال

بُلھیا! شوہ نگر سچ پایا
جھوٹھا رولا سبھ مُکایا
سچیاں کارن سچ سنایا
پایا اُس دا پاک جمال
جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُر تے بے تال

جند کڑکی دے مُنہ آئی

جند کڑکی دے مُنہ آئی

عِشق تُساڈا مینُوں دِسدا پربت کولوں بھارا
اِک گھڑی دے دیکھن کارن چُک لیا سر سارا
محنت مِلے کہ بلدی ناہیں، ڈاہڈے دی اُشنائی

جند کڑکی دے مُنہ آئی

پاکاں دا ہَے وحی وسیلہ، میرے تُسیں آپے ہوود
جاگدیاں سنگ میرے جاگو؛ سَونواں، نالے سَونود
جس نے تَیں سنگ پریت لگائی، کیہڑے سُکھ سوائی

جند کڑکی دے منہ آئی

جگ وِچ روشن نام تُساڈا، عاشق توں کیوں نَسدے ہو
دستور ستو وِچ بغل دے، اپنا بھیت نہ دسدے ہو
اُدھکڑے وِچکاروں بھڑکے مَیں اُلٹی لٹکائی

جند کڑکی دے مُنہ آئی

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا

جو رنگ رنگیا گُوہڑا رنگیا مُرشد والی لالی او یار

دُرِّ معانی کی دُھوم مچی ہے نَیناں تو گھُنڈ اُٹھالیں او یار

زُلف سیاہ وِچ ہوید بیضیا، اوہ چمکار دکھالیں او یار

صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ ہوئیاں، لائیاں دی لج پالیں او یار

مُوتُوا قبلَ اَنْ تمُوتُوا موئی نوں پھیر جوالیں او یار

اَوکھا جھیڑا عشقے والا، سنبھل کے پیر ٹکالیں او یار

ہر شے اندر توں آپے ہیں، آپے دیکھ دکھالیں او یار

بُلھیا! شوہ گھر میرے آیا، کر کر ناچ دکھالیں او یار

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا، مُرشد والی لالی او یار

چُپ کر کے کریں گزارا

چُپ کر کے کریں گزارے نوں

سچ سُن کے لوک نہ سہندے نیں
سچ آکھیے تے گل پیندے نیں
پھر سچے پاس نہ بہندے نیں
سچ مِٹھا عاشق پیارے نوں

سچ شرع کرے بربادی اے
سچ عاشق دے گھر شادی اے
سچ کردا نویں آبادی اے
جیہا شرع طریقت ہارے نوں

چُپ عاشق توں نہ ہُندی اے
جس آئی سچ سوگندی اے
جس ماحل سُہاگ دی گُندھی اے
چھڈ دنیا کوڑ پسارے نوں
چُپ کر کے کریں گزارے نوں

چلو دیکھیے اوس مستانڑے نوں

چلو دیکھیے اوس مستانڑے نوں
جِدھی ترِنجناں دے وِچ پئی اے دُھمّ
اوہ تے مَے وحدت وِچ رنگدا اے
نہیں پچُھدا "ذات دے کیہ ہو تم؟"

جِدھا شور چوپھیر پیا پیندا اے
اوہ کول تیرے نِت رہندا اے
کِتے "نحن اَقرَب" کہندا اے
کِتے آکھدا اے "فِی اَنفُسِکُم"

چھڈ جُھوٹھ بھرم دی بستی نوں
کر عِشق دی قائم مستی نوں
گئے پہنچ سجن دی بستی نوں
جو ہوئے عُمیٌ، بُکمٌ تے صُم

نہ تیرا اے نہ میرا اے
جگ فانی جھگڑا جھیڑا اے
بنا مُرشد رہبر کیہڑا اے
پڑھ؛ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ"
بُلّھے شاہ ! ایہ بات اشارے دی
جیہناں لگّی تانگھ نظارے دی
دس پئی منزل ونجارے دی
ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْکُمْ

○

بھر واسا کیہ اشنائی دا
ڈر لگدا بے پرواہی دا

○

خلق تماشے آئی یار

خلق تماشے آئی یار!

اج کیہ کیتا؟ کل کیہ کرنا، بھٹھ اساڈا آیا!
ایسی واہ کیاری بیجی، چڑیاں کھیت ونجایا

اک اُلاھنیا سیاں دا ہے، دُوجا ہے سنسار
ننگ ناموس اُتھوں دے ایتھے، لاہ پگڑی بھوئیں مار

نڈھا کردا، ہُڈھا کردا، آپو اپنی واری
کیہ بی بی، کیہ باندی لونڈی، کیہ دھوبن بھٹھیاری

اُلٹا شوہ نُوں دیکھن جاوے، آپ بہانہ کردا
گونگو گونی بھانڈے گھڑکے ٹھیکریاں کر دھردا

ایہ تماشا دیکھ کے چل تُو، اگلا دیکھ بازار
واہ واپہنچ پیئی دربار، خلق تماشے آئی یار

دِل لوچے ماہی یار نوں

دِل لوچے ماہی یار نوں:
اِک ہس ہس گلّاں کردیاں
اِک روندیاں دھوندیاں پھردیاں
کہو پھُلی بسنت بہار نوں

دل لوچے ماہی یار نوں
میں نھاتی دھوتی رہ گئی
کوئی گنڈھ سجن دِل بہ گئی
بھاہ لاویے ہار سنگار نوں

دِل لوچے ماہی یار نوں
میں دُوتیاں گھائل کیتی آں
سُولاں گھیر چوپھیروں لیتی آں
گھر آ ماہی دیدار نوں

دِل لوچے ماہی یار نوں

ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی

ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی ، کیتا مول نہ جاوے
تکلے نوں وَل پَے پَے جاندے ، کون لُہار سداوے
تکلے توں وَل لاہیں لُہارا ، تندی ٹٹ ٹٹ جاوے
گھڑی گھڑی ایہ جھوٹے کھاندا ، چھلّی اِک نہ لاہوے
پیتا نہیں جو بیڑی بنھاں ، باہڑ ہتھ نہ آوے
چمڑیاں اُتّے چوپڑ ناہیں ، ماہل پئی بڑلاوے
ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی ، کیتّا مول نہ جاوے

دِن چڑھیا کد گزرے ، مینوں پیارا مُکھ دکھلاوے
ماہی چھڑ گیا نال مہیں دے ، کتّن کِس نوں بھاوے
چِت دل یار اُتّے دل اکھیاں ، دل میرا بیلے دھاوے
تنجن کتّن سدّن سیاں ، برہوں ڈھول وجاوے
عرض ایہو ، مینوں آن مِلے ہُن ، کون وسیلہ جاوے
سَتّے مناں دا کت لیا بُلھا ، مینوں شوہ گل لاوے
دن چڑھیا کد گزرے ، مینوں پیارا منہ دکھلاوے

"رانجھا رانجھا" کردی

"رانجھا رانجھا" کردی ہُن مَیں آپے رانجھا ہوئی
سدّو مینُوں "دھیدو رانجھا" "ہیر" نہ آکھو کوئی

رانجھا مَیں وِچ، مَیں رانجھے وِچ، غیر خیال نہ کوئی
مَیں نہیں، اوہ آپ ہے، اپنی آپ کرے دلجوئی

جو کجھ ساڈے اندر وسّے ذات اساڈی سوئی
جِس دے نال مَیں نیُونھ لگایا اوہو جیسی ہوئی

چِٹّی چادر لاہ سٹ کُڑیے، پہن فقیراں لوئی
چِٹّی چادر داغ لگیسی، لوئی داغ نہ کوئی

تخت ہزارے لے چل بُلّھیا، سیالیں مِلے نہ ڈھوئی
"رانجھا رانجھا" کردی ہُن میں آپے رانجھا ہوئی

روزے حج نماز نی مائے

روزے ، حج ، نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے
جاں پیا دیاں خبراں پئیاں
منطق ، نحو سبھے بھل گئیاں
اُس انحد دے تار بجائے

روزے ، حج ، نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے

جاں پیا میرے گھر آیا
بھلی مینوں شرح وقایہ
ہر مظہر وچ اوہا دسدا
اندر باہر جلوہ اس دا
بھلّے لوکاں خبر نہ کائے

روزے ، حج ، نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے

سب اکو رنگ کپاہیں دا

سب اِکوّ رنگ کپاہیں دا

تانی ،تانا ، پیٹا ، نلیاں
پیٹھ، نڑاتے چھتاں چھلیاں
آپو اپنے نام جتاون
وکھو وکھی جائیں دا

سب اِکوّ رنگ کپاہیں دا

چَوسی ،پَینسی ، کھدر ، دھوتر
ململ ، خاصا اِکاّ سُوتر
پُونی وِچوّں باہر آوے
بھگوا بھیس گُسائیں دا

سب اِکوّ رنگ کپاہیں دا

کُڑیاں ہتھیں چھاپاں چھلّے
آپو اپنے نام سوَ تے
سبھا اکّا چاندی آکھو
کنگن، چوڑا باہیں دا
سب اِکّو رنگ کپاہیں دا

○

بُلّھا پی شراب تے کھاہ کباب، پِہ بال ہڈاں دی اَگ
چوری کر تے بھن گھر رب دا، اس ٹھگاں دے ٹھگ نوں ٹھگ

○

سَتّے ونجارے آئے

سَتّے ونجارے آئے نی مائے، سَتّے ونجارے آئے
لالاں دا اوہ ونج کریندے، ہوکا آکھ سنائے

سُنیا ہوکا، مَیں دِل گُزری میں بھی لال لیاواں!
اِک نہ اِک کنّاں وچ پاکے لوکاں نوُں دِکھلاواں؛

کچّی کچّ، ویہاج نہ جاناں، لال ویہاجن چلّی
پلّے خرچ نہ، ساکھ نہ کائی، دیکھو ہارن چلّی

جاں میں مُلّ اونھاں توُں پُچھیّا، مُلّ کرن اوہ بھارے
ڈُھر سُوئی داکدے نہ کھاہدا، اوہ پُچھّن سِر بارے

جیھڑیاں گئیاں لال ویہاجن، اونھاں سِیس لُہائے
سَتّے ونجارے آئے نی مائے، سَتّے ونجارے آئے

سیّونی رَل دیو ودھائی

سیّونی رل دیو ودھائی
مَیں بر پایا رنجھا ماہی

اج تاں روز مبارک چڑھیا
رانجھا ساڈے ویہڑے وڑیا
ہتھ کھُونڈی سر کمبل دھریا
چاکاں والی شکل بنائی

مُکٹ گواں دے اندر رُلدا
جنگل جُوہاں وِچ کس مُل دا
ہے کوئی اللہ دے وَل بُھلدا؟
اصل حقیقت خبر نہ کائی

بُلھے شاہ اِک سودا کیتا
کیتا، زہر پیالہ پیتا
نہ کجھ لاہا ٹوٹا لیتا
دُکھ دَرداں دی گھٹڑی چائی
سیتونی رل دیو ودھائی
میں بر پایا رانجھا ماہی۔

○

دھرمسال دھڑوائی وسدے، ٹھاکر دوارے ٹھگ
وِچ مسیت کو سیتے رہندے، عاشق رہن الگ

○

عشق دی نویوں نویں بہار

عشق دی نوُیوں نویں بہار

جاں مَیں سبق عشق دا پڑھیا
مسجد کولوں جیوڑا ڈریا
پُچھ پُچھ ٹھاکر دوارے وڑیا
جتھے وجدے ناد ہزار

عشق دی نویوں نویں بہار

وید قراناں پڑھ پڑھ تھکے
سجدے کردیاں گھس گئے متھے
نہ رب تیرتھ، نہ رب مکّے
جس پایا تس نور انوار

عشق دی نویوں نویں بہار

پھوک مصلّے، بھن سٹ لوٹا
نہ پھڑ تسبیح، عاصا، سوٹا
عاشق کہندے دے دے ہوکا
"ترک حلالوں، کھاہ مُردار"

عشق دی نوُیوں نویں بہار

ہیر رانجھے دے ہو گئے میلے
بھُلّی ہیر ڈھونڈیندڑی بیلے
رانجھن یار بغل وِچ کھیلے
سُرت نہ رہیا، سُرت سنبھار
عشق دی نویوں نویں بہار

○

وصل ہوئیاں میں نال سجن دے شرم حیائوں گوا کے
وِچ چمن میں پلنگ وچھایا یار ستی گل لا کے

○

عِلموں بسّ کریں او یار

عِلموں بسّ کریں او یار!
اِکّو الف ترے درکار

علم نہ آوے وِچّ شمار
جاندی عُمر، نہیں اعتبار
اِکّو الف ترے درکار
عِلموں بس کریں او یار!

عِلموں بس کریں او یار!

پڑھ پڑھ، لِکھ لِکھ لاویں ڈھیر
ڈھیر کِتاباں چار چوپھیر
گِردے چانن، وِچ انھیر
پُچھو: "راہ" تے خبر نہ سار

عِلموں بس کریں او یار

پڑھ پڑھ نفل نماز گزاریں
اُچیاں بانگاں چانگھاں ماریں
منبر تے چڑھ وعظ پُکاریں
کیتا تینوں علم خوار
علموں بس کریں او یار!
علموں پئے قضیئے ہور
اکھاں والے انھے کور
پھڑدے سادھ تے چھڈن چور
دوہیں جہانیں ہون خوار
علموں بس کریں او یار!
پڑھ پڑھ شیخ مشائخ کہاویں مشیخ
اُلٹے مسئلے گھروں بناویں
بے علماں نوں لُٹ لُٹ کھاویں
جھوٹے سچے کریں اقرار
علموں بس کریں او یار!

پڑھ پڑھ مُلّاں ہوئے قاضی
اللہ علماں باجھوں راضی
ہووے حرص دِنوں دن تازی
تینُوں کیتا حِرص خوار
علموں بس کریں او یار!

پڑھ پڑھ مسئلے پیا سُناویں
کھانا شک شُبھے دا کھاویں
دسّیں ہور، تے ہور کماویں
اندر کھوٹ ، باہر سچیار
علموں بسّ کریں او یار!

جد میں سبق عشق دا پڑھیا
دریا دیکھ وحدت دا وڑیا
گھُمّن گھیراں دے وِچ اڑیا
شاہ عنایت لایا پار!
علموں بس کریں او یار!

○

کتّ کُڑے، نہ وتّ کُڑے

کتّ کُڑے، نہ وت کُڑے
لاہ چھلّی، بھر وُٹے گھتّ کُڑے

ماں پیو تیرے گنڈھیں پایاں
اجے نہ تینوں سُرتاں آیاں
دِن تھوڑے تے چا مکایاں
نہ آئیں پیکے وَتّ کُڑے

کتّ کُڑے، نہ وَتّ کُڑے

جے داج وِہونی جاویں گی
تاں کِسے بھلی نہ بھاویں گی
توں شوہ نوں کویں رجھاویں گی
کجھ لے فقراں دی متّ کُڑے

کتّ کُڑے، نہ وتّ کُڑے

تیرے نال دیاں داج رنگائیے نی
اوہناں سُوہے سالُو پائیے نی
تُوں پیر اُلٹے کیوں چائیے نی
جا اوتھے لگسی تت کُڑے

کت کُڑے، نہ وت کُڑے

شَوہ، بُلھیا، گھر اپنے آوے
چُوڑا بیڑا تدے سُہاوے
گُن ہوسی تاں گلے لگاوے
نہیں روسیں نینیں رت کُڑے

کت کُڑے، نہ وت کُڑے
لاہ چھلی بھرُوٹے گھت کُڑے

کُتّے تیتھوں اُتّے

راتیں جاگیں ، کریں عبادت
راتیں جاگن کُتّے : تیتھوں اُتّے

بھونکن توں بند مول نہ ہُندے
جا رُوڑی تے سُتّے : تیتھوں اُتّے

خصم اپنے دا در نہ چھڈدے
بھانویں وجن جُتّے : تیتھوں اُتّے

بُلّھے شاہ ! کوئی رخت وہاج لے
نہیں تے بازی لے گئے کُتّے
تیتھوں اُتّے

کدی آئیں یار پیاریا!

ڈُور و ڈُور اساتھوں گیئوں
اصُلاتے جا کے نہ رہیئوں
کیوں قصر قصُور وِساریا
کدی آئیں یار پیاریا

در کُھلّا حشر عذاب دا
بُرا حال ہویا پنجاب دا
وِچ ہاوئیے دوزخ ساڑیا
کدی آئیں یار پیاریا

کدیں آویں وڑھ پرواریا
تیرے دُکھاں سانوں ماریا
مُنہ بارھویں صدی پساریا
کدی آئیں یار پیاریا

بُلھا! شوہ میرے گھر آؤسی
میری بَلدی بھاہ بُجھاوسی
عِنایت دم دم نال چتا ریا نابیت
کدی آہل یار پیاریا

○

عاشق ہویوں ربّ دا، ہوئی ملامت لاکھ
تَینُوں" کافر! کافر!" آکھدے، توں" آہو آہو" آکھ

○

کدی موڑ مہاراں ڈھولیا!

کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا
تری واٹاں توں جی گھولیا

میں نہاتی دھوتی رہ گئی
کوئی گنڈھ سجن دل بہ گئی
کوئی سُخن اوَلّا بولیا

کدی موڑ مہاراں ڈھولیا
ترِی واٹاں توں جی گھولیا

شُوہ، بُلّھا، جد گھر آوسی
مری بُلدی بھاہ بُجھاوسی
جِنھّے دُکھاں نے مُنہ کھولیا

کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا
ترِی واٹاں توں جی گھولیا

○

کر کتّن ولّ دھیان کُڑے

کر کتّن ول دھیان کُڑے

نت متّیں دیندی ما ، دِھیا!
کیوں پھرنی ایں ایئویں ، آ دھیّا!
نہ شرم حیا نُوں گوا دھیا!
تُوں کدے تاں سمجھ ندان کُڑے
کر کتّن ولّ دھیان کُڑے

نت متّیں مدیاں ولّی نوں
اِس بھولی، کملی، جھلّی نوں
جد پوسی وخت اکلّی نوں
نہ ہا! ہا! کرسی جاں کُڑے
کر کتّن ولّ دھیان کُڑے

اج گھر وِچ نویں کپاہ کُڑے
توں جھب جھب ویلناڈاہ کُڑے
رُوں ویل، پنجاوَن جاہ کُڑے
پھیر کل نہ تیرا جان کُڑے
کر کتّن ولّ دھیان کُڑے

ایہ پیکا راج دِن چار کُڑے
نہ کھیڈو کھیڈ گزار کُڑے
نہ وِھلی رَوہ ، کر کار کُڑے
گھر بار نہ کر وِیران کُڑے
کر کتّن ولّ دھیان کُڑے

توں سدا نہ پیکے رہنا اے
نہ پاس امڑی دے بہنا اے
بھا! انت وچھوڑا سہنا اے
وَس پئیں گی سسّ ننان کُڑے
کر کتّن ولّ دھیان کُڑے

کت لے نی کجھ، کتنا لے نی
ہُن تانی تند اُنا لے نی
توُں اپنا داج رنگا لے نی
توُں تد ہوسیں پردھان کُڑے
کرکتّن وَلّ دھیان کُڑے

کرمان نہ حُسن جوانی دا
پردیس نہ رہن سیلانی دا
اس دُنیا جھوٹھی فانی دا
نہ رہسی نام نشان کُڑے
کرکتن وَلّ دھیان کُڑے

اِک اَوکھا ویلا آوے گا
سب ساک سَین بھج جاوے گا
کر مَدّد پار لنگھاوے گا
اوہ مُلّھے دا سلطان کُڑے.
کرکتّن ولّ دھیان کُڑے

○

کوئی پچھّو دِلبر کیہ کردا؟

کوئی پچھّو" دِلبر کیہ کردا؟" اِیہ جو کردا سو کردا!"

وِچ مسیت نماز گزارے، بُت خانے جا وڑدا

آپ اِکّو، کئی لکھّ گھراں دے، مالک ہَے گھر گھر دا

اِکسے گھر وِچ رسدے وسدے نہیں رہندا وِچ پردا

جِت ول ویکھاں اُت دل اوہو، ہر دی سنگت کردا

وحدت دے دریا دے اندر سب جگ دِسّے تردا

بُلھّیا! شوہ دا عشق بگھیلا، رتّ پِیندا گوشت چردا

کوئی پچھّو" دِلبر کیہ کردا؟" ایہ جو کردا سو کردا!"

○

کیسی توبہ!

کیسی توبہ ہے ایہہ توبہ، ایسی توبہ نہ کر یار

مونہوں توبہ، دلوں نہ کردا، اس توبہ تھیں ترک نہ پھڑدا
کس غفلت نے پالیو پردا، تینوں بخشے کیوں غفار

سانوں دسے کے لوں سوائے، ڈنڈیاں اُتے بازی لائے
مسلمانی اوہ کتھوں پائے جس دا ہووے ایہہ کردار

جنت نہ جانا اوتھے جاویں، حق بیگانہ مکر کھاویں
کوڑ کتاباں سر تے چاویں، ہووے کیہ تیرا اعتبار

ظالم ظلموں ناہیں ڈردے، اپنی کیتیوں آپے مردے
ناہیں خوف خدا دا کردے، ایتھے اوتھے ہون خوار

کیسی توبہ ہے ایہہ توبہ، ایسی توبہ نہ کر یار

کیوں او ہلے بہ بہ جھاکیدا؟

کیوں او ہلے بہ بہ جھاکیدا؟
ایہ پردا کس توں راکھیدا؟

تُسیں آپ ہی آپے سارے ہو
کیوں کہیے: "تُسیں نیارے ہو"
آئے آپ اپنے نظّارے ہو
وِچ برزخ رکھیا خاکی دا

جس تن وِچ عشق دا جوش ہویا
اوہ بے خود تے بے ہوش ہویا
اوہ کیونکر بہے خموش ہویا
جس پیالہ پیتا ساقی دا

تسیں آپ اساں دل دھائے جی
کد رہندے چھپے چھپائے جی
تُسیں شاہ عنایت بن آئے جی   عنیت
ہُن لا لا نین جھاکیدا

بلھا! تن بھاہ دی بھاٹھی کر
اگ بال ہڈاں، تن ماٹی کر
ایہ شوقِ محبت باٹی کر
ایہ مدھوا اِس بِدھ چاکھیدا

کیوں او ہلے بہ بہ جھاکیدا
ایہ پر دا کِس توں راکھیدا

کیہ بیدرداں دے سنگ یاری!

کیہ بیدرداں دے سنگ یاری!
روون اکھیاں زار و زاری

سانوں گئے بیدردی چھڈ کے
سینے سانگ ہجر دی گڈ کے
جسموں جند نوں لے گئے کڈ کے
ایہہ گل کر کر گئے ہینسیاری

کیہ بیدرداں دے سنگ یاری!

بیدرداں دا کیہ بھرواسا
خوف نہیں دل اندر ماسا
چڑیاں موت ، گنواراں ہاسا
مگروں ہس ہس تاڑی ماری

کیہ بیدرداں دے سنگ یاری!

گل رَولے لوکاں پائی اے

گل رولے لوکاں پائی اے
سچ آکھ مناں کیوں ڈرنا ایں
اِس سچ پِچھّے تُوں ترنا ایں
سچ سدا اَبادی کرنا ایں
سچ وسُت اَچنّبھا آئی اے
گل رَولے لوکاں پائی اے

شاہ رگ تھیں اوہ وُشدا نیڑے
لوکاں پائے لمّے جھیڑے
یاں کے جھگڑے کَون نبیڑے
بھج بھج کے عُمر گوائی اے
گل رَولے لوکاں پائی اے

آوَن کہہ گئے ، پھیر نہ آئے
آوَن دے سَب قَول بُھلائے
میں بُھلّی ، بُھل نین لگائے
کیہے مِلے سن ٹھگ بیوپاری
کیہہ بیدرداں دے سنگ یاری!
روون اکھّیاں زار و زاری

○

گل سمجھ لئی تے رَولا کیہہ
ایہہ رام ، رحیم تے مَولا کیہہ

○

گھڑیالی دیو نکال نی

گھڑیالی دیو نکال نی
اج پی گھر آیا لال نی
گھڑی گھڑی گھڑیال بجاوے
رین وصل دی پیا گھٹاوے
میرے من دی بات جے پاوے
ہتھوں چا سٹے گھڑیال نی
گھڑیالی دیو نکال نی

انحد باجا بجے سہانا
مطرب سگھڑا تان ترانا
بھلا صوم صلات دوگانہ
مدھ پیالہ دین کلال نی
گھڑیالی دیو نکال نی

دُکھ دلِدّر اُٹھ گیا سارا
مُکھ ڈیکھاں تے عجُب نظارا
رَین ودھی ، کُجھ کرو پسارا
دِن اَگَےّ دھرو دِلیوال نی
گھڑیالی دیو نِکال نی

ٹُونے کامن کیسے بتیرے
سحرے آتے وڈُ وڈیرے
تاں جانی گھر آیا میرے
رانجھن لکھ ورہے اُس نال نی
گھڑیالی دیو نکال نی

بُلّھیا! شُوہ دی سیج پیاری
نی مَیں تار نہارے تاری
کِویں کِویں مِری آئی واری
ہُن وِچھڑن ہویا محال نی
گھڑیالی دیو نکال نی
اج پی گھر آیا لال نی

گھونگٹ اوھلے نہ لک سجنا!

گھونگٹ اوہلے نہ لُک سجنا
میں مُشتاق دیدار دی ہاں!

تیرے باجھ دیوانی ہوئی
ٹوکاں کردے لوک سبھوئی
جیکر یار کریں دِلجوئی
تاں فریاد پُکار دی ہاں

گھونگٹ اوہلے نہ لُک سجنا،
میں مُشتاق دیدار دی ہاں!

مُفت وِکاندی جاندی باندی
مِل ماہی جند اینویں جاندی
اِک دم ہجر نہیں میں ساہندی
بُلبُل میں گلزار دی ہاں

گھونگٹ اوہلے نہ لُک سجنا
میں مشتاق دیدار دی ہاں

○

ماٹی قدم کریندی یار

ماٹی جوڑا، ماٹی گھوڑا، ماٹی دا اسوار
ماٹی نوں ماٹی دوڑاے، ماٹی دا کھڑکار
ماٹی قدم کریندی یار!

ماٹی نوں ماٹی مارن لگی، ماٹی دا ہتھیار
جس ماٹی پر بہتی ماٹی، تس ماٹی ہنکار
ماٹی قدم کریندی یار

ماٹی باغ، بغیچہ ماٹی، ماٹی دی گلزار
ماٹی نوں ماٹی دیکھن آئی، ماٹی دی اے بہار
ماٹی قدم کریندی یار!

چار سیاں رل کھیڈن لگیاں، پنجویں وچ سردار
ہس کھیڈ مڑ ماٹی ہویاں، لونڈیاں پیر پسار
ماٹی قدم کریندی یار!

○

مری بُکّل دے وِچ چور !

مری بُکّل دے وچ چور، نی، مری بُکّل دے وِچ چور!

سادھو کس نوُں کوُک سُناں، مری بُکّل دے وچ چور
چوری چوری نکل گیا تے جگ وِچ پے گیا شور
مری بُکّل دے وچ چور

مُسلم سوُں ہندو کہاون، لڑیاں تے بہتیرا زور
جس جاتا تس جان لیا، تے ہور ہوئے جھُرمور
چُک گئے سارے جھگڑے جھیڑے، نکل پیا کوئی ہور
مری بُکّل دے وچ چور

عرش مُنوّر بانگاں مِلیاں، سُنیاں تخت لہور
شاہ عنایت کنڈیاں پائیاں، لُک چھپ کھِچدا ڈور

مری بُکّل دے وِچ چور، نی، مری بُکّل دے وچ چور!

مِل لئو سہیلڑیو

مِل لئو سہیلڑیو، مری راج گہیلڑیو، میں ساہوریاں گھر جانا
تُساں بھی ہوسی اللہ بھانا، میں ساہوریاں گھر جانا

اماں بابل داج جو دِتا، اِک چولی اِک چُنی
داج تِنہاں دا دیکھ کے ہُن میں ہنجو بھر بھر رُنی
اِک وِچھوڑا پیاں دا، جویں ڈاروں کونج وِچھُنی

رنگ برنگے سُول اُٹھے جاندے چیر نیں جی نوں
اتھوں دے دُکھ نال لجاواں، اگلے سوہنیاں کینوں
سس ننانان دیون طعنے بڑی نموشی مینوں

ایتھے ساہنوں رہن نہ مِلدا، جانا وار و واری
چنگ چنگیرے پکڑ منگائیے، میں کیہ دی نہاری
جِس گُن پلّے، لبو ل سوتے، سوئی شوہ نوں پیاری

مِل لئو سہیلڑیو، میری راج گہیلڑیو، میں ساہوریاں گھر جانا
تُساں بھی ہوسی اللہ بھانا، میں ساہوریاں گھر جانا

مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

سچ کہواں تے بھانبڑ مچدا اے
جھوٹھ آکھیاں کُجھ نہ بچدا اے
جی دوہاں گلاں توں جچدا اے
جچ جچ کے جیبھا کہندی اے
منہ آئی بات نہ رہندی اے

ایہ تلکن بازی ویہڑا اے
تھم تھم کے ٹرو انھیرا اے
وڑ اندر دیکھو کیہڑا اے
کیوں خلقت باہر ڈھونڈیندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

جس پایا بھیت قلندر دا
راہ کھوجیا اپنے اندر دا
اوہ واسی ہے سُکھ مندر دا
جتھے کوئی نہ چڑھدی لہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

اِک لازم شرط اَدب دی اے
ساڈوں بات معلومی سب دی اے ملومی
ہر ہر وِچ صُورت رب دی اے
کِتے ظاہر ، کِتے چھپیندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

اساں پڑھیا علم تحقیقی اے
اوتھے اِکّو حرف حقیقی اے
ہور جھگڑا سب ودھیکی اے
ایویں رَولا پایا بہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

شُوہ ، بُلھا! ساں تھیں وکھ نہیں
بِن شُوہ دے دُوجا ککھ نہیں
پَر ویکھن والی اکھ نہیں
تہیں جان جُدایاں سہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

مَولا آدمی بن آیا

مَولا آدمی بن آیا

آپے آہُو ، آپے چیتا ، آپے مارن دھایا
آپے صاحِب، آپے بردا ، آپے مُل وکایا

مولا آدمی بن آیا

بازِیگر رِکیہ بازی کھیڈی ہمینوں پُتلی وانگ نچایا
مَیں اُس تالی پر نچناں ہاں جو گت مت یار لکھایا

مولا آدمی بن آیا

مَیں اُڈیکاں کر رہی

مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا
چشماں سیج وچھائیاں، دِل کیتا وہڑا
نوں لشکیندا آوڑیں شاہ عنایت میرا نائت
مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

اوہ اجیہا کَون ہے جا آکھے جیہڑا
مَیں وِچ کِیہ تقصیر ہے، مَیں بردا تیرا
تیں باجھوں مرا کَون ہے، دل ڈھانہ میرا
مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

ہتھ کنگن، بانہہ چوڑیاں، گل نورنگ چولا
ماہی مینوں کر گیا کوئی راول رولا
جل بل دھائیں ماریاں، دِل پتھر تیرا
مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

بُھلیا اشوہ دے واسطے دل بھڑکن بھائیں
اوکھا پینڈا پریم دا، دُکھ گھٹدا ناہیں
دل وِچ دھکّے جھیڑدے، ہسر دھائیں میرا
مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

مَیں تیرے قُربان

مِیں تیرے قُربان
ویہڑے آوڑ میرے

تیرے جَیسا ہور نہ کوئی
ڈُھونڈاں جنگل بیلا، روہی
ڈُھونڈاں تاں سارا جہان
مَیں تیرے قُربان ویہڑے آوڑ میرے

رانجھا لوکاں وِچ کہیندا
اوہناں بھاویں چاک رہیں دا
ساڈا تے دین ایمان
مین تیرے قربان ویہڑے آوڑ میرے

شاہ عِنایت سائیں میرے!
ماپے چھوڑ لگی لڑ تیرے
لائیاں دی لج جان

میں تیرے قربان
ویہڑے آوڑ میرے

میں چوہڑھیڑی آں

میں چُوہڑھیڑی آں سچّے صاحب دے درباروں
پیروں ننگی، سروں جھنڈولی، سنہیا آیا پاروں
تڑ براٹ کجھ بندا ناہیں، کیہہ لیساں سنساروں
دھیان کی چھجلی، گیان کا جھاڑو، کام کرودھ نِت جھاڑوں
پکڑاں چھجلی، حرص اُڈاواں، چھُٹّاں مالگزاروں
قاضی جانے، حاکم جانے، فارغخطی بیگاروں
رات دِنیں مَیں ایہو منگدی، دُور کرہ درباروں
مَیں چُوہڑھیڑی آں سچّے صاحِب دے درباروں
کیا چُوہڑی، کیا ذات چوہڑی دی، ہر کوئی ساتوں نسّے
کرکار بیگار ارتھیا ہونا جاں پر سائیں دسّے
کیہہ کجھ پڑتی، لاگ چوہڑی داگھُنڈی اُور سرہانا
جو کجھ دِتّا آپ سائیں نے سو گھرئے کے جانا
پھٹا پُرانا بھاگ اساڈا، بُھکھ، ٹکڑہ: سچ، بھیھ
فاقہ کڑاکا، منگن پِنّن: چال اساڈی ایھہ
رچھ رچھوڑ تے تیلے کانے ایہ اساڈی کاروں
میں چُوہڑھیڑی آں سچے صاحِب دے درباروں

○

مَیں کُسنبا چُن چُن ہاری

مَیں کُسنبا چُن چُن ہاری

ایس کُسُنْب دے خار بَھلیرے! اڑ اڑ چُھنّی پاڑی
ایس کُسُنْب دا حاکم کرڑا، ظالم ہے پٹواری
ایس کُسُنْب دے چار مقدّم، ملبہ منگدے بھاری
ہورناں چُگیا بھویا، بھر لئی میں ہٹیاری
چُگ چُگ کے جو ڈھیری کیتا، آن لُٹھے بیوپاری

اوکھی گھاٹی مشکل پینڈا، سر تے گٹھڑی بھاری
عملاں والیاں سب لنگھ گئیاں، رہ گئی اوگنہاری
ساری عُمر اکھیڈ گوائی، اوڑک بازی ہاری
مَیں کمین، کُچجّی، کوہجی، بے گُن کَون وچاری
بُلھا شوَہ دے لائق ناہیں، شاہ عنایت تاری
مَیں کُسنبا چُن چُن ہاری

بُنُوں لگڑا عشق

بُنُوں لگڑا عِشق اَوَلڑا
اوّل دا ، روز ازل دا
وِچ کڑاہی تل تل پاوے
تلیاں نُوں چا تلدا
مویاں نُوں ایہ ول ول مارے
دلیاں نُوں چا دلدا
کیا جاناں کوئی چِنگ لکھی اے
نت سُول کلیجے سلّ دا
بُلّھا! شوہ دا نیوں انوکھا
اوہ نہیں رلایاں رُلدا
بُنُو لگڑا عِشق اَوَلڑا
اوّل دا ، روز ازل دا

○

واہ وا رمز سجن دی

واہ وا، رمز سجن دی ہور!
کوٹھے تے چڑھ دیواں ہوکا
عشق وہاجو کوئی نہ لوکا
اس دا مول نہ کھانا دھوکا
جنگل، بستی ملے نہ ٹھور

دے دیدار ہویا جد راہی
اچن چیت پئی گل پھاہی
ڈاڈھی کیتی بے پرواہی
مینوں ملیا ٹھگ لاہور
واہ وا، رمز سجن دی ہور

عاشِق پھِردے چُپ چپاتے
جیسے مست سدا، مدھ ماتے
دامِ زُلف دے اندر پھاتے
اوتھے چلّے وسّ نہ زور

بُلّھیا! شوہ نوُں کوئی نہ دیکھے
جو دیکھے سو کِسے نہ لیکھے
اُس وا رنگ، نہ روپ، نہ ریکھا اے
اوہی ہووے ہو کے چور
واہ وا! رمز سجن دی ہور!

ہندو نہیں، نہ مُسّلمان

ہندو نہیں، نہ مسلمان بہے ترنجن، تج ابھمان
سُنّی نہ، نہیں ہم شیعا صُلح کُل کا مارگ لیتا
بُھکھّے نہ، نہیں ہم رجّے ننگے نہ، نہیں ہم کجّے
روندے نہ نہیں ہم ہسدے اُجڑے نہ، نہیں ہم وسدے
پاپی نہ، سُدھرمی ناں پاپ پُن کی راہ نہ جاں
بُلھّے شاہ! جو ہر چت لاگے
تُرک اور ہندو دوجن تیاگے

○

پا پڑھیاں توں نسدا ہاں میں، پا پڑھیاں توں نسدا ہاں!
عالم فاضل میرے بھائی، پا پڑھیاں میری عقل گوائی
پا پڑھیاں توں نسدا ہاں میں، پا پڑھیاں تُوں نسدا ہاں!

○

ہُن کس تھیں آپ چھُپائیدا

ہُن کس تھیں آپ چھُپائیدا

کِتے سُنت فرض دسیندے ہو، کِتے مُلّاں بانگ بولیندے ہو
کِتے رام دُہائی دیندے ہو، کِتنے متھے تِلک لگائیدا

کِتے چور ہو، کِدھرے قاضی ہو، کِتے منبر تے بہ وعظی ہو
کِتے تیغ بہادر غازی ہو، آپے پر کٹک چڑھائیدا

تُسیں سبھنیں بھیسیں تھیندے ہو، مدھ آپے آپے پیندے ہو
ہُنوں ہر جا تُسیں دسیندے ہو، آپے کو آپ چُکائیدا

جو ڈھونڈ تُساڈی کردا ہے، مویاں توں اگے مردا ہے
مویاں بھی تیتھوں ڈردا ہے، مست مویاں موڑ مکائیدا

"میں" میری ہے یا تیری ہے، ایہ انت بھسم دی ڈھیری ہے
ایہ ڈھیری پیائنے گھیری ہے، ڈھیری نوں ناچ نچائیدا

بُلھا! مَیں شوہ ول مائل ہاں، جھب کرو، عنایت، سائل ہاں
ایہ سائل کیہ؟ مَیں گھائل ہاں، گھائل توں آپ چھپا ئیدا؟
ہُن کس تھیں آپ چھپائیدا

مَیں بے قیَد

مَیں بے قیَد آں، مَیں بے قیَد؛ نہ روگی نہ وید
نہ مَیں مومن نہ مَیں کافِر، نہ سیّد نہ سَید
چَودھیں طبقیں سَیر اساڈا، کِتے نہ ہوئیے قید
خرابات مَیں جال اساڈی، نہ شوبھا نہ عَیب
بُلھے شاہ دی ذات کیہ پُچھنَیں، نہ پَیدا نہ پَید

○

مُلّاں تے مشالچی دوہاں اِکو چِت
لوکاں کر دے چانناں، آپ ہنیرے نِت

○

حاجی لوک مکّے نوں جاندے، اساں جانا تخت ہزارے
جِت ول یار اُتے ول کعبہ، بھاویں پھول کِتاباں چارے

○

ہُن مَیں لکھیا سوہنا یار

جدوں اَحَد اِک اِکلّا سی، نہ ظاہر کوئی تجلّا سی
نہ ربّ رسُول نہ اللہ سی، نہ سی جبّار تے نہ قہار

بے چُون وبے چگُونہ سی، بے شبہ تے بے نمونہ سی
نہ کوئی رنگ نمونہ سی، ہُن ہویا گُونا گوں ھزار

پھیر "کُن" کیہا "فَیَکُون" کہایا، بے چُونی تو چُون بنایا
"احَد" دے وِچ "میم" رلایا، تاہیوں کیتا ایڈ پسار
ہُن مَیں لکھیا سوہنا یار، جِس دے حُسن دا گرم بزار

پیر پیغمبر اِس دے بردے، اِنس ملائِک سجدے کردے
سِر قدماں دے اُتّے دھردے، سب توں وَڈّی اوہ سرکار

تجوں مسیت تجوں بُت خانہ، برتی رہاں، نہ روزہ جاناں
بُھلّا وضُو، نماز دوگانہ، تَیں پہ جان کراں نثار

جو کوئی اُس نوں لکھیا چاہے، بے وسیلے نہ لکھیا جائے
شاہ عنایت بھیت بتائے، تاہیں کھُلّے سب اَسرار
ہُن میں لکھیا سوہنا یار، جس دے حُسن دا گرم بزار

○

ہور نیں سبھّے گلڑیاں، "اللہ اللہ" دی گلّ
کجھ رَولا پایا عالماں، کجھ کاغذاں پایا جھلّ

○

وارے جائیے اوہناں توں جیہڑے مارن گپ شڑپّ
کوڈی لبھّی دے دیون، تے بُغچہ گھاؤ گھپ!

○

اٹھوارہ

چھنچھّوار

چھنچھوار، اتاوے دیکھ سجّن دی سُوہ
اساں مُڑ گھر پھیر نہ آوَنا جو ہونی ہو سو ہو

واہ چھنچھر وار وہیلے
دُکھ سجّن دے مَیں وَل پیلے
ڈھونڈاں اوجڑ، جنگل، بیلے
اَدھڑی رَین، کَوٗنڑے ویلے
برہوں گھیریاں

گھڑی پلک تُساڈیں تانگھاں
راتیں، سُنڑے شیر اولانگھاں
اُچّی چڑھ کے کوکاں، چانگھاں
سینے اندر رڑکن سانگھاں
برہوں گھیریاں

آیت وار

آیت وار سُنیت ہیں جو جو قدم دھرے
اُو بھی عاشق نہ ہو جو سر دیندا عذر کرے

آیت آیت وار بھایت
وِچّوں جائے ہجر دی ساعت

میرے دُکھ دی سُنی حکایت
آوے عنایت کرے ہدایت
تاں بلن تاریاں

تیری یار جہی نہ یاری
تیرے پکڑ وچھوڑنے ماری

عشق تُساڈا قیامت ساری
تاں میں ہوئی آں ویدن بھاری
کر کجھ کاریاں

○

سوم وار

سوم وار سی وار ہے کیپا چل چل کرے پُکار
اگےّ لکھ کروڑ سہیلیاں میں کس دی پانی ہار
مَیں دُکھیاری دُکھ سوار رونا اکھیاں دا رُزگار
میری خبر نہ لیندا یار ، ہُن میں جانا مردی وار
مویاں نُوں نہ ماردا

میری اوسے نال لڑائی جس نے مینوں برچھی لائی
سینے اندر بھاہ بھڑکائی کٹ کٹ کھائے برہوں قصائی
پِچھّا یار دا

منگل وار

منگل ہیں گل پانی آہاں لباں تے اوہنار
میں گھمن گھیریاں اُہ ویکھے کھلا کنار

منگل بند لیوان دلاں دے
بُڈّھے شوہ دریاواں جاندے
کپتر کرڑک دوپہریں کھاندے
دلوں غوطیاں دے مُونھ آندے

ماری یار دی

کنڈھے ویکھے کھلا تماشا
ساڈی مرگ اُہناں دا ہاسا
میرے دل وچ آیو ساسا
ویکھاں دیسی کدوں دلاسا

نال پیار دے

بُدھ وار

بُدھ سُدھ رہی محبوب دی سدھ آپنی نہ ہور
میں بلہاری اوس دے جو رکھیندا میری ڈور
بُدھ سُدھ آگیا بُدھوار
میری خبر نہ لے دلدار
سُکھ دُکھاں نُوں گھتاں وار
دُکھاں آن ملایا یار!
پیارے ماریاں
پیارے چلن نہ دلیاں چلیا
لے گئے نال زُلف دے ولیا
میاں اوہ چلیا تاں میں چھلیا
تاں میں رکھا دل وچ رلیا
لیساں واریاں

اٹھوارہ

جُمعرات

جُمعرات سُہاونی دُکھ درد نہ آہا پاپ
اوہ جامہ ساڈا پہن کے آئے تماشے آپ
اگوں آ گئی جُمعرات
شراباں گاگر ملی برات
لگا، مست، پیالہ ہات
مینوں بھُلی ذات صِفات

دیوانی ہو رہی

اُیسی زحمت لوک نہ پاوَن
مُلاں گھول۔ تعویذ پلاوَن تویذ
پڑھن عزیمت، جِن بُلاوَن
سیاں شاہ مدار کھِڈاوَن

میں چُپ ہو رہی

○

جمعہ

روز جمعہ دے بخشیاں ہیں جیہاں لکھ ہزار
پھر اُہ کیونکر نہ بخشسی جہڑی پنج مقیم گزار

جمعے دی ہور و ہور بہار
ہُن میں جاتا صیحح ستار

بی بی باندی بیڑا پار
سر تے قدم دھریندا یار

○

چیت

چیت چمن میں کوئلاں نت کوکو کرن پکار
میں سن سن کھن کھن جھرمراں کب گھر آوے یار
ہن کی کراں جو آیا چیت
بن تن پھول رہے سبھ کھیت
آپنا انت نہ دیندے بھیت
ساڈی ہار تساڈی جیت
ہن میں ہاریاں
ہن میں ماریا آپنا آپ
تساڈا عشق اساڈا کھاپ
تیرے دا سوکا ناپ
بلھا! شوہ کی لایا پاپ
کاری ماریاں

بساکھ

بساکھی گاون کٹھن ہے، جے سنگ میت نہ ہو
میں کس کے آگے جا کہوں اک منڈی بھاو
نہ میں بھاوے سکھ وساکھ
کچیاں پنیاں تے پکی واکھ
لاکھی ئے گھر آیا لاکھ
ناں میں بات نہ سکاں آکھ
کُونتاں والیاں

کوُنتاں والیاں ڈاڈھا زور
ہُن میں ہوئی آں جھُر جھُر ہور
کنڈے پڑے کلیجے زور
بلھا! شَوہ بِن کوئی نہ ہور
جِن گھت گالیاں

جیٹھ

جیٹھ جیسے موہے اگن ہے جب کے بچھڑے میت
سُن سُن گھِن گھِن جھُرمروں لوتمری یہ پریت

لوواں دُھتیاں پیندیاں جیٹھ
مجلس بہندی باغاں ہیٹھ
تتی ٹھنڈری وگے بیٹھ
دفتر کڈھ پرائے ویکھ
موہرا کھاندیاں

اَجّ کلھ سدّ ہوئی البتہ
ہُن ہیں آہ کلیجا تتّا
نہ گھر کونت نہ دانہ بھتّا
بلھا! شوہ ہوراں سنگ رتّا
سینے کانیاں

○

ھاڑ

ہاڑ ہرُت موہے جھٹ بھیے جو لگی پریم کی آگ
جس لاگے لس جل بجھے جو بھور جلاوے بھاگ
ہن کی کراں جو آیا ھاڑ
تن وِچ عشق تپایا بھاڑ
تیرے عشق نے دِتّا ساڑ
رو واں اکھیاں کرن پکار
نیری ہاوڑی

ہاڑے گھتّاں شامے اگے
قاصدے کے باقی و گےّ
کالے گئے تے آئے بگےّ
بُلھا! شوہ بن ذرا نہ تگےّ
شامی باہوڑی

○

باراں ماہ

ساوَن

ساوَن سوہے، بدل کھلا، گھٹ سوہے کرتار
مٹھڑا بول عنایت وا، سنے پپیہا کرے پکار
سوہن ملھاراں سارے ساوَن
دُوتی دُکھ لگے اٹھ جاوَن
نبینگے کھیڈن، کُڑیاں گاوَن
مُڑ گھر رنگ رنگیلے آوَن
آساں پُنیاں
میریاں آساں رب پچاپیاں
سیاں دین مبارک آئیاں
میں تاں اُن سنگ اکھیاں لائیاں
شاہ عنایت رنگ لگائیاں
آساں پُنیاں

○

بھادوں

بھادوں بھاوے تب سکھی جو پل پل ہوئے ملاپ
جو گھونگھٹ دیکھوں کھول کے گھٹ گھٹ دے وچ آپ
آہن بھادوں بھاگ جلایا
صاحب قدرت سینی پایا

ہر ہردے وچ آپ سمایا
شاہ عنایت آپ لکھایا
تاں میں لکھیا

آخر عمر ہوئی تسلا
پل پل منگن نین تجلا

جو کجھ ہو سو کرسی اللہ
بلھا! شوہ بن کجھ نہ بھلا
پریم رس چکھیا

اتھُول

اتھُوں لِکھوں سندیسوا اچے مورائی
لگن کیا تم کا ہے کو جو کلمل آیا جی

اتھُو اساں تساڈی آس
ساڈی جند تساڈے پاس
جِگر مُڈھ پریم دی لاس
دُکھاں ہڈ سکائے ماس
سُولاں ساڑیاں

سُولاں ساڑی رہی بیحال
مُٹھّی تدوں نہ گئیاں نال

الٹی پریم نگر دی چال
بُلّھا شوہ دی کرساں بھال
پیارے ماریاں

کاتک

کہو کاتک کیسی جوبنیوں کھٹن نہ بھوگ
سیس کھیر سنہہ جوڑ کے مانگوں بھیکھ سنجوگ
کتک گیا کتن نمن
لگی چاٹ تاں ہوئیاں اتن
در در لگی دھماں گھتن
اوکھی گھاٹ پہنچائے پتن
شامے واسطے

ہن میں موئی بیدردا لوکا
کوئی دیئو اچی چڑھ ہوکا
میرا اس سنگ نیہو چروکا
بلھا! شوہ بن جیون اوکھا
جاندا پاس تے

○

نگھر

نگھر میں گھر رہیاں سودھکے سبھ اونیچے نیچے دیکھ
پڑھ پنڈت پوتھی بھال رہے ہر ہر سے رہے الیکھ

نگھر میں گھر کدھر جاندا
راکش نیہو ہڈاں نوں کھاندا

سڑ سڑ جی پیا کرلاندا
آوے لعل کسے دے آندا

باندی ہو رہاں

جو کوئی سانوں یار ملاوے
سوز الم تھیں سرد کراوے

چنحا توں بلیھی ستی اُٹھاوے
بُلّھا شوہ بن نیند نہ آوے

بھاویں سو رہاں

○

پُوہ

پُوہ ہن پُچھوں جا، تم نیارے رہو لیوں میت
کس موہن من موہ لیا جو بچھڑ کر یو چیت
ہاہی پوہ پوَن کِت گئیاں
لدے ہوت تاں اُگھڑ گئیاں

تاں سنگ ماپے سجن سیاں
پیارے عشق جوانی گئیاں
دُکھاں رولیاں

کڑ کڑ کپڑ کڑک ڈراوئے
مارُو تھل وچ بیڑے پائے

جیوندی موئی نی میریئے مائے
بُلھا! شوہ کیوں نہ اجے آئے
ہنجُوں ڈوھلیاں

○

ماگھ

ماگھی نہاون سبھ سیاں جو تیرتھ کر سمیان
گج گج برسے میگھلا اھدا کرت اسنان
ماگھ مہینے گئے اد لانگ
نویں محبت ہستی تانگھ
عشق مؤذن دتی بانگ
پڑھاں نماز پیاری تانگھ
دعائیں کی کراں

آکھاں پیارے ملیں ول آ
تیرے مکھ دیکھن دا چا
بھاویں ہور تنی نوتاء
بلھا! شوہ نو آن ملاء
تیری ہو رہاں

پھاگن

پھگن پھوڑے کھیت جیوں بن تن پھول سنگار
ہر ڈالی پھل پتیاں ! گل پھولن کے ہار
ہوری کھیلن سیاں پھگن
میرے نین جھلاریں ڈگن
اُدکھے جیون دے دِن تگن
سینے بان پریم دے لگن
ہوری ہو رہی
جو کچھ روز ازل تھیں ہوئی
لکھی قلم نہ میٹے کوئی
دُکھاں سُولاں دِتی ڈھوئی
بُلھا! شوہ نوں آکھو کوئی
جس نوں رو رہی

گنڈھاں

کھوسُرنی گلّ کاج دی میں گنڈھاں کیتیاں پاواں
ساہے تے جنج آوسی ہُن چاھلی گنڈھ گھنا واں
بابل آکھیا آن کے تیں ساہوریاں گھر جانا
ریت اوتھوں دی اَور ہے مُڑ پیر نہ ایتھے پانا
گنڈھ پہلی نوں کھول کے میں بیٹھی برلاواں
اوڑک جادن جاوناں، ہُن میں داج رنگاواں
دیکھو طرف بزار دی، سب رستے لاگے
پلّے کجھ نہ روکڑی سب مجھ سے بھاگے
کر بسم اللہ کھولیاں مَیں گنڈھاں چاھلی[۴۰]
جس اپنا آپ دنجالیا سو سُرجن والی
جنج سوہنی میں بھاوندی لٹکیندا آوے
جس نوں عشق ہے لال دا سو لال ہو جاوے
عقل فکر سب چھوڑ کے شوہ نال سدھاوے،
کنتوں بن، گلّ غیر دی اساں یاد نہ کائے
ہُن اِنَّا لِلّٰہ آکھ کے تُم کرو رنگا ہیں
اللہ ہی سب ہوگیا، عبداللہ ناہیں

○